

وَقَدْ لَصِقَ الْمَلِكُ

بِسَادِ رَوَانَتِهِ



۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ - ۱۰ شعبان ۱۳۷۸ھ - ۱۹ فروری ۱۹۵۹ء

پیشگوئی مصلح موعود

ایک عظیم الشان نشان آسمانی!

آج کے یہاں قبل سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالمی احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نشان رحمت عطا کئے جانے کی بشارت دی اور آپ نے اسے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بطور پیشگوئی شائع فرمایا۔ خدا کے فضل سے پیشگوئی آپ کے ذمہ اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہام کے وجود میں پہلے پہل آئی ہو رہی ہوگی اور پوری ہے۔ ۲۰ فروری کے اشتہار میں جس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے اس کی الہامی عبارت صحیحاً یہ ہے اور یہی سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

خدا نے رحیم و کریم بزرگ دہندہ نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے وحل شانہ و اعزاز اسمہ و محکوم اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:-

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری نعمت کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہا رہا قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو جو ہوشیار پورا اور دلہنیا نہ کا سفر ہے، تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فرخ اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اسے نظر کر، تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا، نادہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پائیں۔ اور وہ جو قیدوں میں دیے شے ہیں باہر آویں۔ اور نادان اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا تمہارے لوگوں پر ظاہر ہو اور تاق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطن اپنی تمام سچ سنوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تالیگ سمجھیں کہیں قادر ہوں۔ جو چاہت ہوں کرنا ہوں۔ اور نادہ لیگ میں لائیں کہیں تیرے ساتھ ہوں اور نانا نہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لائے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول سمجھن۔ مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی لیا اور سرسرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک جہیمہ اور پاک رکھا تجھے دیا جائے گا۔ ایک رکھلا رکھا تجھے لے گا۔ وہ رکھتا ہے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خواجہ بورت پاک لڑکا تمہارا جہان آتا ہے اس کا نام عثمانیہ اور پیشہ بھی ہے اس کو تیس طرح دی گئی ہے۔ اور وہ جس سے پاک ہے۔ وہ لور اللہ سے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے پیغمبر نفس اور روح الحق کی برکت سے بہنوں کو ہیا ربوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلند اللہ سے کیونکر خدا کی رحمت و بخور ہی نے اُسے کلمہ مجید سننے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و نہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چاہا کرتے والا ہوگا اور اس کے مضی سمجھ میں نہیں آئے۔ دو شنبہ سے مبارک دو شنبہ۔ فز ند دلہند گرامی اور جسدہ مظلہ ہس (القول و الخیر مظلہ الحق والکفر کاذب) اللہ نزل من السماء بحجر من نور و دل بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہے گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خوار نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا، ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور امیروں کی رسنگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کمناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قوم اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی لفظ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ آيَةً صِدْقًا

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

شانِ مصلح موعود

۲۰ روزی کی ہی حدیث کی تاریخ میں اس اہمیت رکھتا ہے۔ آج سے ۳۰ سال قبل سیدنا حضرت سید موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان خوشخبری دی گئی۔ حضور نے اسے ایک ستار کے ذریعہ ۲۰ روزہ میں ۱۵۰ جگہوں میں پھیل کر دیا۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی کیا ہے؟ اس کا اصل الفاظ تو اس پرچہ میں پچھلے صفحہ پر لکھا ہے۔ یہ سچا ہے۔ البتہ اس کا حقیقت حضرت باقر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حسب ذیل الفاظ سے بالکل عیاں ہے۔

طرح کے منصوبے بنائے گئے، جو حضرت مصلح موعود کی کامیاب قیادت تھی کہ جماعت کا پر قدم ترقی اور سر بلندی کی طرف اُلٹتا ہوا گیا۔ قدم قدم پر خدا کی نعمت و تائید کے چمکنے سے نئے نئے شانِ ظاہر ہوئے۔ اور اس طرح سرشار ہوئے والا طوفانِ جماعت کو کہ نقصان نہ پہنچائے کی بجائے اُنہما کی ترقی کا باعث بنا!!

جہاں تک نفسِ مشکوٰۃ کا تعلق ہے وہ بجائے خود غلبہ عقلیت کی مثال ہے۔ خاص کر طور پر اس میں بعض ایک لڑکے کی سیدائش کی خبر دی گئی ہے۔ مگر اس پیشگوئی کے نتیجہ میں بگڑیدہ وجود کی سیدائش سے سزا یافتہ اور مصلحت کی قدرت کے پورے راز بے پردے ہوئے تھے۔ اور اب وہ اپنے وقت پر مہذب و شہرہ یافتہ آتے ہمارے ہیں۔ ماں میں سے مراد حضرت سید موعود علیہ السلام کے حق میں جو کچھ خود بہت بڑا نشانِ صداقت ہے۔ اُن کا تمام تفصیلات کا مجمل خاکہ زمین زلزلہ کا اس پیشگوئی کی جزئیات پر ڈالی جاسکتے ہیں۔ تاریخ ہوائی ہے۔ جو قبل از وقوع اس قسم کی خبریں دیتا کسی انسان کی قدرت میں نہیں تھا۔ ان کی مہارت طور پر بیک وقت دیکھا ہے کہ

عالم الغیب فلا یظہر
علیٰ غیبہ احد الا
من اراد ان یتلیٰ من رسول

کہ عالم الغیب خدا اپنے عالم غیب سے کسی کو اطلاع نہیں کر سکتا۔ تو اسے اپنے اندر یہ جنوں کی چہ نہیں ہیں۔ وہ اپنے نمائندہ کے طور پر دنیا میں بھیجتا ہے۔ اب اگر اس بات پر غور کیا جائے تو یہ ایک عظیم الشان حضرت سید موعود علیہ السلام کی صداقت کا ظاہر کرنے سے وہ ان آپ کے مطابقت حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے واسطے کہ اس کی صداقت پر بھی واضح دلیل ہے۔

حضرت مصلح موعود علیہ السلام کے زمانہ خلافت میں ایمان آفرینہ واقعات اور خفا حیات روحانی کا اس قدر جوہر ہے کہ ان کا اجمالی ذکر ایک وقت کا مشق ہی ہے۔ یہ کلی لکھا اس کے کہ آپ کے ذہنی عظمت سید موعود علیہ السلام کے باقیوں سے کیا کر وہ جماعت کی بے نظیر تنظیم قائم ہوئی اور اس کلی لکھا اس کے کہ آپ کی عملی اور ہمدردی و غیرت و شہادت سے اُردو جماعت کی اصلاح و ترقی کے مسلمانوں کے لئے

یہ صورت پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدا نے کبریٰ میں لکھا ہے۔ جسے ہمیں جو کہ وقت اور جگہ کے لحاظ سے اعلیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے؟

دراستہ ۲۲ مارچ ۱۸۵۸ء کو پیشگوئی اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ابیہ اللہ تعالیٰ کے حق میں نہایت عطا کی سے پوری ہوئی۔ اور آپ ہی اس کے حقیقی مصلح ہیں۔ اور یہ نشانِ آسمانی اپنی ہمیشہ مخلصوں کے باعث اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس کا بار بار ذکر کیا جائے۔ اس لئے ہمیں کسی سے کسی جماعت کے لیڈر اور پیشوا کی تعریف ہوتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس کے ساتھ اسلام اور اس کے مقدس باقی کی عقیدت و زور و محنت کی طرح نکل کر سامنے آتی ہے اور اس کا دور ہے وہی کے زمانہ میں زندہ خود کے وجود پر ایک نیا دلیل اور واضح شہادت پیش کرتی ہے۔

مجھب آفتاب آمد دلیل آفتاب حضرت مصلح موعود کا وجود باوجود اور آپ کے کارنامے ایک نئی سیلاب کی طرح ہیں۔ آپ کی کشتی سارا زمانہ اور اب تک ۶۰ سالہ جماعت کی کشتیاں تیار کرتا ہے۔ تاہم اس پر تائید و تائید ہے آپ کی تیار تہی جماعت احمدیہ کی تھوس اسلامی مذہبات، انڈیا اور عربوں سے خارج ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی ہے۔ آپ کی پیام رسالت کی قیادت کے زمانہ میں تیس سالہ کی عمر تک کے طوفان آئے۔ یہ لکھا کہ آندھیاں چلیں۔ اور مخالفین کی طرف سے جماعت کو کشتی ڈال دیا۔ کہنے کے سہولتوں

جس سے مرقا نے ہمارے کارنامہ کو یاد دہا رہا۔ اور جس کے کہ آپ ایک ایسے بزرگ و بزرگ اللہ کے خلیفہ اور جانشین قرار دیا ہے۔ جو کشتی کا کاروبار اس زمانہ کی روحانی اور مادی زندگی کے لئے اپنے پیشوا کی طرح آپ کو بھی مقلد کے الہیں سندھیوں سے گزرتا پڑا۔ مگر اگرچہ بڑے بڑے کاموں اور حالات کے ہر ذریعہ ان میں نیک عقیدت جوہل کی طرح آپ کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پھر ذاتی شہیوں کے لحاظ سے محض خدا کے فضل سے ایسا ذہن رسایا یا کشتی کے مسکن و مخزن بنا کر آسانی سے عن کر دیا۔ پھر وہی دور اور حدود و جغرافیہ اور وقت کے ساتھ دین اسلام کی اصلاح و ترقی میں خود بھی بڑھ بڑھ کر حصہ لیا۔ اور اسی پاکیزہ و بزرگ سے اپنی جماعت میں نیک و عطا کی کی ایسی روح بھونکے کہ وہی کس دے کہ اپنے نواسے بڑی بڑی نوابی تسمیہ ادا کرتے پھر رہ جوتے۔ اس کی تازہ نشانی، مولانا عبد الماجد صاحب دریا ہادی کے ایک حالیہ نوٹ سے ملتی ہے جو

معدوق جدید محمدیہ، ۱۹۵۸ء میں پبلشرز نے پڑھا۔ ذرا اس نوٹ کے آخری الفاظ کا خلاصہ فرماتے ہیں جو جماعت اسلامی مندر کے اخبار کا اقتباس درج کرنے کے بعد لکھی: "قادیانوں کے سارے جمیع ایک طرف اور خدائیت اور بیانی جوش و سرگرمی کا ایک ہنر و دوری طرف تو بھاری ہی بھری دوسرا پہلو نکلتا ہے"۔

اگرچہ پیشگوئی میں مصلح موعود کے ذہنی و فروعی آئے سولہ سیدوں کا ناموں کا ذکر موجود ہے۔ اور خدا کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ابیہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بڑے کاموں اور حسن و جہ ظاہر ہوئے۔ لیکن یہی خاص کارناموں کی طرف حسب ذیل ابیہ اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ اشارہ کیا گیا ہے وہ گویا لفظ مرکب کی جہلیت رکھتے ہیں اور ہلکے کارنامے اس کے گرد گھومتے ہیں اس کی کثرت و ترقی کو فریغ کرنے ہیں یعنی:-

ما تارین اسلام کا شرف اور
کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوئے

ہم دیکھتے ہیں کہ اس لحاظ سے ابیہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں سیدنا حضرت سید موعود علیہ السلام نے جس طریق سے اسلام کو ایک زندہ اور جھرا نما مذہب کے رنگ میں پیش کیا اور اس پر بخیر و شہادت کے خدا تعالیٰ کی تائید و تازہ دیا اور اہم کے زندہ اور سرخیزوں کے پورا ہونے سے روحانی لفظ کا مسکن و صامت کیا اسی طرح آپ کے سچے بائیں حضرت مصلح موعود ابیہ اللہ تعالیٰ کو دوسرے بے روحانی و متلازمین فعل جلیل کی طرح نکلے حضور کے سببوں اور یا کثرت نہایت عطا

سے ہرگز غیر متعصب نہایت حق کی برداشت اور ایک مومن کے لئے ازہر بار ایمان کا باعث بنے ہیں۔ اسی طرح جماعت کے بزرگوں بزرگوں افراد حضرت مصلح موعود کی ترقی و ترقی کے لئے گواہ ہیں۔ جگہ خاص طور پر حضور کی مکت سے ان لوگوں کو مختلف قسم کے مصائب و مشکلات سے نجات ملی ان کے لئے اور ان کی پوری قومیں ہیں۔ یہ سب عقائد حضرت مصلح موعود ابیہ اللہ تعالیٰ کے تعلق بائیں پر ایک مین دلیل ہے

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرف پر ظاہر کرنے کے سلسلے میں فی الواقع مصلح موعود نے خدا تعالیٰ سے ایسی موعود علیہ السلام کی ترقی و ترقی پائے ہیں۔ ذرا حضرت سید موعود ابیہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی ان سبھی کو اپنے ذہن میں سمجھ کر لکھتے جو دنیا کی شہرت و ترقی و ترقی میں ترقی و ترقی کے لئے لکھتے ہیں۔ اس کے سلسلہ میں ہر ایک ان کی سہولتوں اور ان کی ترقی میں دیگر اسلامی نظریہ کی اصلاح کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی اس طرح خواہ لہرے اس مقدس وجود کو اس بات کی ترقی سے ہر سہولت کیا یہ سب باتیں اس بات کا ثبوت نہیں کہ خدا کا پاک الہام اس مبارک وجود میں نہایت عطا ہے۔ اور اس لئے اس بات کی اہمیت سے وہی لوگ زیادہ تحفظ اٹھا سکتے ہیں جن کی نگاہ اس وقت کے عالمی حالات پر پڑے ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس وقت دنیا کا ایک طبقہ اسلام کی طرف ترقی ہو رہی ہے۔ اور اس کا ہر ایک اور اسلامی لڑکے کے مطالعہ کے ساتھ اس کی ترقی و ترقی میں ہر سہولت دی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں اخبار احمدیہ دہلی میں شائع ہونے والی ایک تازہ خبر سے کسی قدر اندازہ لگا لیا جاسکتا ہے۔

"گرمی ۸ روزہ۔ آج یہاں ہر معلم پنجاب کے دو دیناں خزانہ پاک کے انگریزی ترجموں اور اسلامیات متعلقہ نظریہ کی دلگاہ میں درج ہے۔ اٹھارہ لکھ کے ادان کتابوں کی مقبولیت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ہر ایک کو پورا کرنا مشکل ہو گیا"

ان تجویزوں پر طلب بات ہے کہ دنیا کے انداز فکر اور ذہن میں برتیدہ کیے گئے ہیں۔ ہر ایک یقین ہے کہ یہ اسی قدر ترقی و ترقی کے لئے ہے جس نے آج سے ہونے پر وہ سو سال پہلے اپنے حبیب علی اللہ علیہ وسلم کو مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ترقی دیکھی تھی اور جس کی حکمت کا اس نے حضرت مصلح موعود کو ہر وقت لائق محمد کے تمام اور اسی نظریہ کی مختلف و باطنی نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رہنمائی فرمائی۔ بلکہ کاتب عالم میرا ہی لیاہ کے مسلمانوں اسلامی مصلحین کا ایک عالمی لکھا گیا۔

کے زمانہ میں

تھی ایک ان پاد حضرت آئی۔ اور کہتے تھے۔
 حضور دسیرا بیٹا عیسیٰ ہو گیا ہے۔
 آپ دعا کریں وہ پھر مسلمان ہو جائے
 آپ نے فرمایا تم آسمے میرے پاس
 بیٹھا کرو۔ کہو خدا کی باتیں سننا
 اس لڑکے کو سہل کی بیسارہ تھی۔ اور
 اس کی والدہ محبت تادبان میں حضرت
 خلیفہ اول نے کے پاس علاج کر دیا
 لائی ہوئی تھی چنت پخت حضرت سبج موعود
 غلبہ الصلوٰۃ والسلام سے نصیحت کرتے
 رہے اور اسلام کی باتیں سمجھاتے رہے۔
 مکیں تیسرا بیت اس کے اندر اسی تاریخ
 ہوئی تھی کہ جب آپ کی باتوں کا اس کے
 دل پر اثر ہونے لگا تو اس نے بیٹا
 کیا کہ میں کہیں مسلمان ہی نہ ہو جاؤں
 چنت پخت ایک رات کو مان کو غافل پاکر
 بٹالہ کی طرف نکلا گیا، جس کا عیسا
 کا مشن تھا۔ جب اس کی ماں کو پتہ چلا
 تو وہ راتوں رات بیدار بیٹا لگائی اور کہے
 پورا کرنا دیان داپس لائی۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے

وہ عورت حضرت سبج موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے قدموں پر گرجاتی تھی اور کہتی
 تھی مجھے اجنا بیٹا پیدار نہیں۔ مجھے
 اسلام پتا ہے۔ میرا یہ اکلانا بیٹا
 سن۔ مگر میری خواہش ہے کہ یہ ایک
 دفعہ مسلمان ہو جائے نہ کہ میرے شک
 مر جائے۔ مجھے کوئی اتوں نہیں ہو گا چنانچہ
 خدا تعالیٰ نے اس کی یہ التجا قبول کی اور
 وہ لوکا مسلمان ہو گیا اور اسلام لانے کے
 چند دن بعد مر گیا۔

تو بعض عربیوں نے بعض مردوں سے
 بھی زیادہ اسلام ہی پکی ہوئی ہیں۔ مرد
 بعض اذہات کو مردی دکھا جاتے ہیں جو
 عورتوں میں بھی بہت ہوتی ہیں۔ یہاں فریق
 سے ایک عورت آئی۔ وہ ۲۵ سال کے
 بعد وطن والیں آئی تھی۔ وہیں اس کا
 خاوند فوت ہو گیا تھا۔ واپس آئی تو اس
 نے مجھے بتایا کہ میری بہن ایک بہن
 ہے۔ اس نے کہا ہے کہ میری لڑکیوں
 ہیں ان سے اپنے بیٹوں کی شادی کر دو
 میں نے کہا ان کو لڑکھچھو دو۔
 اس کا مسطاعہ کر کے اور اٹھیں۔

احمد بن عباس سے واقفیت ہو جائے
 تو پھر سے شک مشاوری کر دینا۔ اس پر
 اس نے کہا۔ اگر خیر احمدی لڑکی سے شادی
 زیادہ مست نہیں۔ تو میں انہیں چھوڑ دیتے
 ہوں۔ مجھے ان کو چھوڑ دینا منظور ہے۔
 حالانکہ وہ ۲۵ سال کے بعد واپس آئی
 تھی۔ اور اپنی بہن سے تھی۔ میں نے کہا۔

تم جواب دو۔ انہیں لڑکھچھو۔ اور کہو
 کہ وہ اس کا مسطاعہ کریں۔ اگر شہادی اور
 فتہاری بیٹیوں کی سمجھ میں آجائے اور وہ
 احمدی ہو جائیں تو میں اپنے لڑکوں کی
 مشاوری تمہاری بیٹیوں سے کر دوں گی۔
 وہ نہ نہیں کروں گی۔ اس پر اس نے کہا۔
 میں اسی طرح کر لیتی ہوں۔ لیکن کچھ مرد
 بڑی ضد کرتے ہیں۔ کہ وہاں مشاوری کریں۔
 تو ہر شایہ ہوگا کہ ایک اور خاندانی عورت
 میں داخل ہو جائے گا۔ اور وہ اتنا مفر
 کھائے ہیں کہ انسان کے سر میں درد شروع
 ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ عورت کتنے ہی کہنے
 لگی۔ بس میں اپنی بہن سے کہہ رہی ہوں کہ
 میں اس کی لڑکیوں نہیں لے سکتی۔
 تو عورتوں بعض دفعہ خدا کے فضل
 سے مردوں سے بھی اخلاص میں بڑھی ہوئی
 ہوتی ہیں۔ کئی مرد کو وہی دکھا جائے ہیں
 اور عورتیں اپنے اخلاص کے وجہ سے ان
 سے آگے بڑھ جاتی ہیں۔

اس کی راجد بھی ہوتی ہے
 کہ بعض مرد اپنی عورتوں کو دین کی باتیں
 رہتے ہیں۔ کہ پاجی میں ایک احمدی دوست
 تھے۔ ان کی بیوی چٹھاری تھی۔ وہ جب
 کبھی غائب ہوتے تو لڑکھچھو سارے
 جاتے۔ ایک دن ان کی بیوی نے کہا۔
 آپ اردو میں لڑکھچھو لایا کریں۔ تاہیں
 بھی پڑھا کروں۔ چنتا پخت وہ اردو کا لڑکھچھو
 گھر لے جاتے تھے۔ وہ عورت لڑکھچھو
 مطالعہ کرتی ہی اور کچھ عرصہ کے بعد
 احمدی ہو گئی۔ اور اب تو وہ بہت عرصے سے
 اس سے اسی سال میری ایک بیوی کو کھٹا
 تھا کہ میں

جلسہ پر اترتی ہوں
 لیکن وہ بعض دعوات کہتا ہے۔ پانچ
 آسکی۔ مجھے یاد ہے۔ میں کچھ دفعہ کراچی
 گیا۔ تو وہ میرے پاس آکر وہی
 تھی۔ کہ میری بیٹی کراچی میں رہتی ہے۔
 کوئی ایسا کتاب دین جو میں آسے وہ
 اور وہ آسے پڑھتی رہے۔ ایسا ہے۔
 کہ وہ کراچی کے اڑکے نیچے دین سے
 دور چلی جائے۔
 تو پھر پھر اللہ تعالیٰ کے ہی دین
 ہے اور جو تھو

کئی عورتوں نے نہایت اعلیٰ
 نمونہ دکھایا ہے
 اس لئے کوئی وہ نہیں کہ وہ میری عورتوں
 کو دین کی باتیں سمجھنے سے محروم کرے گا۔
 جاتے۔ یہاں اردو میں عورتوں نے
 ایسا ہی پایا ہوا ہے۔ پھر ایسوں سے ایک
 کا۔ اور ایک

عسکے کے لئے کہہ دینا زندگی کے حق میں ایک دنیا کی خیریت حاصل ہے
 طالب میزانی کو ابتدا زندگی کے حق میں ایک دنیا کی خیریت حاصل ہے

طالب اس بنیاد کو مضبوط بنا کر دنیا میں کھانا کھائے اور انجام دینے کے اہل بن سکتے ہیں

کالجیہ طالب علم سے تین نکتہ امام جہاں علیؑ نے بیان کیا ہے اللہ کے معارف خطابت
 موعودہ روزنامہ کو لاپتور کے مقدمہ کا لکھنے سے تعلق رکھنے والے طلبہ جامعہ احمدیہ کے مرکز
 لیبیہ کو کھینچے اور حضرت امام جہاں علیؑ کی ملاقات کی غرض سے آئے۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک
 مان کرنے کا موجب بن جاتی ہیں۔ اور اس طرح
 اس کی زندگی کو سوجا کر اسے ہر خلاف اس کے
 اگر کچھ سے ہی بری عادتوں پر قابو پانے لڑے ہو کر
 ان عادتوں کو ترک کن مشکل ہو جائے۔
 کیونکہ جو عادتیں چھوڑنی پڑیں گے کہیں وہ بعد
 میں شکی سے ہی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام
 میں بچے کی تربیت کا سلسلہ اس وقت سے ہی
 شروع ہوا ہے کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر
 حکم کے موجب پھر پیدا ہوتا ہے اس کے اہلی
 کان میں اذان اور پھر کمان میں تیکر کیلئے
 سب سے لوگ اس بات کی اہمیت اور ضرورت کو
 سمجھنے سے قاصر تھے۔ اور یہ دیکھتے تھے کہ
 اسلئے سب سے پہلے کان میں اذان دیکھو دینا
 بے معنی ہے۔ لیکن اب سب سے پہلے یہ خطابت
 کہہ دینے کے سب سے پہلے بچے کے کان کام
 کرنے لگتے ہیں۔ موعودہ شہادتہ بچے کے کان
 میں اذان کہنے سے شریعت کی غرض ہی پختی ہو جاتی ہے۔
 پھر روز سے یہ الفاظ بچے کے کانوں میں
 ڈالے جاتے ہیں۔ ان الفاظ کا احترام ہمیشہ اس
 کے دل میں قائم کر کے گا لیا کہ بچہ اپنے
 بعد جب ہی اسے یہ بتایا جائے گا کہ بچے
 پیدا ہونے پر تیرے کان میں یہ آواز ڈالی گئی
 تھی لہذا ان الفاظ پر غور کرنے اور ان کے
 مفہوم کو سمجھنے کی طرف اسے رغبت پیدا
 اور اس طرح وہ ان باتوں کو اپنے لئے
 مشعلیہ ماہ بنانے کی طرف توجہ پھیرتا ہے
 لگا۔ الغرض یہ کہ اور پھر طالب علی کا زمانہ اس
 لحاظ سے انتہائی اہم مرتبہ ہے کہ اس میں شہادتہ
 زندگی کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

سنائی کا سکول کھولا ہوا ہے۔ K. G
 ہے۔ اس کے بھی پڑھتے
 ہیں۔ لیکن لڑکے اکثر فریب ہوجاتے ہیں۔
 اور لڑکیاں پاس ہوجاتی ہیں۔ تو کبھی
 طرح عورتیں و شیا کے علم حاصل کر
 سکتی ہیں۔ اسی طرح وہ دین کے علم
 بھی حاصل کر سکتی ہیں۔

انہیں چاہیے
 کہ انہیں دین سمجھنے کے مواقع ہمیشہ
 اگر ہم انہیں دین سمجھنے کے مواقع ہمیشہ
 پہنچائیں گے تو ہم مجرم ہوں گے۔ وہ مجرم
 نہیں ہوں گے۔ خدا ہمیں بے گناہ کرے گا۔
 ہوں۔ ان عورتوں میں دین سمجھنے کی طاقت
 موجود تھی لیکن تم نے انہیں نہیں سمجھنے
 کے مواقع ہمیشہ پہنچائے۔

آپ لوگوں کا فرض ہے
 کہ آپ عورتوں کو دینی تعلیم کی طرف توجہ
 کریں۔ میں نے جب تفسیر مدنی لکھی تو اگرچہ
 میرا حق تھا۔ کہ میں بچہ کا یہاں مفت حاصل
 کروں۔ مگر میں نے بہت ہی کم پیمانہ فرمایا
 کہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو دین اور
 کہاں سے پڑھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔
 تاکہ میری محنت خیروں کے ہی کام نہ
 آئے۔ مگر میرے اپنے خاندان کے بھی
 کام آجائے۔

مغفل و شعور اور زندگی کا عمل رہتی صلا پر

اسلامی معاشرہ کی عملی تجدید

حضرت مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

انجمن شیعہ تعلیمی و تحقیقی رضویہ - ناظمیت الملل تادیب

آج باہریت اور بائیس کی ترقی کے اضافہ میں تمام دنیا ایک بے پنی اور ذہنی اشتراک کے دور سے گذر رہی ہے۔ اور سوشلزم کی کشمکش ایک تیسری تباہ کن جنگ کے خطرات کے آئینہ پیکر ہے۔ سوشلزم اور جس قدر سوسائٹس کی ایجاد ترقی پذیر ہو رہی ہے۔ اسی قدر تباہی کے عیدشتات زیادہ دیر سے رہے ہیں۔ دنیا کی مختلف طاقتیں دو مخالف نظریات کی حامل ہیں۔ اور ہر ایک گروہ اس بات کا دعوے دار ہے کہ اس کا نظام تمدن و معاشرت دوسرے گروہ سے بہتر اور افضل ہے۔ اس لئے اسے دنیا پر غالب آنا چاہئے۔ خواہ اسے ظلم کے اصول کے لئے کسی قدر حسرتا کرنا جاننا ضروری ہو۔

اسلامی ترقی کے متعلق پندرہ روزہ

مضمون کا خلاصہ

ہمارے ملک کے وزیر اعظم جو دنیا کے موجودہ سیاسی مدینوں میں جوتی کے لیڈر بنائے جاتے ہیں۔ اور جن کے خیالات ہمیں دنیا سے باہر لائق سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی ذہنی کیفیت کا اظہار ہمیں مضمون سے لگا جا سکتا ہے۔ ہر انہوں نے آگست 1947ء میں اپنے بعض خاص دوستوں میں غور و خرد کی ہے۔ اسے لکھ کر لکھا۔ بعد میں اس مضمون کو عام شائع کرنے کی اجازت دی گئی اور جو "The Dawn" میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ان سے ملک کے بڑے بڑے اخبارات اور مشہور رسائل میں شائع ہو چکے۔

پندرہ روزہ نے اپنے اس مضمون میں اس طرح حقیقت کا کھیلے الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ کہ آج دنیا بھر ترقی کی دوڑ میں تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ اور جو شخص سائنس کی نئی نئی ایجادات پر اعتماد رکھتا ہے اسے اس مضمون میں کیوں نہ نفی کے اسباب ظنی کی طرف سے تباہی کے اسباب ظنی کاروائی ظنوں کے تقاضوں کے خلاف صحیح طرح اپنے لئے چاہئے

موجودہ جمہوری اور جمہوریہ پارلیمانی نظام کے تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس عملی صورت میں دنیا کی اقتصادی باہالی اور غیر معمولی عدم مساوات کا نہایت گہرا ناک اور تکلیف دہ مسئلہ پیش کر رہی ہے۔ اس مضمون میں آپ نے ہر دو نظموں کے تقاضوں کا جائزہ کرتے ہوئے اس نسبت کی اخلاقی اور روحانی قدروں کو مانگا کر اس کی ضرورت اور اہمیت پر بحث کی ہے۔ کیونکہ دنیا کی حقیقی ترقی اور امن و صلاح کے لئے آپ کو صرف اسی میدان میں امید کی ایک آخری کرن نظر آتی ہے۔

اطلاق اور روحانی تباہی دونوں پر ترقی کے پڑھنا سادہ کے تصور رات کے سلاست پندرہ روزہ نے اپنے مضمون میں اس غامضی کا بھی حاسن طور پر ذکر کیا ہے۔ کہ ہر لوگ اور ہر ماہر دنیا کی اخلاقی و روحانی اور روحانی تباہیوں پر ترقی کا راستہ دکھانے کے خواہش مند ہیں۔ ان کا بیشتر حصہ تنگ نظری کا شکار ہے۔ اور عملی طور پر اخلاق کی حقیقت اور اس کی گہرائیوں سے غازی ہے گویا کہ چھلکا اور چھوڑ دے۔ لیکن مغز کی کمی ہے اس تاریخی مضمون کے آخر میں پندرہ روزہ نے ایک گہرا گتہ راہ رو کی طرح اپنی ذہنی پریشانی اور فکر مندی کے تاثرات کو نمایاں کرتے ہوئے ملک کے ان مسکے افراد کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ سمجھنے سے غور و فکر کر کے ملک کی ترقی اور دنیا کو مشکلات کا سبب دہل تلاش کر سکیں۔

پندرہ روزہ نے جو مضمون پندرہ روزہ کے اندر فیاض اور قابل کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ کہ نمایاں ہے اس مضمون کو امریکہ سے اپنے ملک کی پالیسی کے طور پر وسیع ارض امت مسلمہ سے لے کر اس میں کیوں نہ کامیابی اور کامیابی ہے۔

پندرہ روزہ نے جو مضمون کا خلاصہ بیان کرتے ہیں غرض ہے۔ کہ اجماعاً اس امر کا اندازہ لگا سکیں۔ کہ مذہبی خیالات سے ایک تعلق لکھ رہے ہیں آج حالات کے تقاضوں کے تحت مسجد و مینار پر گہرا ہونا ہے۔ اور اسے بھی انسانی

کشمکش کے دور میں دنیا کے سستی اس وقت کی راستہ و طرف انسان کی اخلاقی اور روحانی اصلاح میں نظر آتا ہے۔ اگر اخبارات میں دنیا کے دیگر بڑے بڑے مفکر اور سیاسی ماہرین اور سائنس دانوں کو دیکھا جائے۔ تو اس قسم کی فکر اس سے بڑھ کر پریشانی اور خوف و ہراس کی حالت کا تقاضا ہے۔ ہمارے سامنے آئے گا۔ تو ہم کو تمام دنیا کی دیگر ممالک میں اس کی پکار ملے گی کہ وہ ہیں۔ لیکن حق یہ ہے کہ وہ اپنے فلاح اور غیر فلاحی اصولوں کے جوہر میں سلاخی ہیں۔ اس کے باوجود راستہ سے جھکنے ہوئے ہیں۔

خدا کی پیغمبری کی ضرورت

نظریاتی شعور اور فلاحی احساس اور صلاحیت کے باعث امر میں کیونکہ ایک نئے ہیں۔ لیکن ان کا صحیح علاج اور عمل تو ان کی زبانوں کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس لئے ان کو ایسا مضمون لکھنا پڑا اور تشریحیں چھوڑنا پڑا۔ یہاں سے بھلائی کی خوش قسمتی ہے کہ جس طرح فاضل ہیں اس ملک میں بہت سے روحانی اور اخلاقی راہ نمائوں نے جنہیں ہم اسی طرح موجود زمانہ میں بھی دنیا کی اخلاقی و روحانی حقیقتی ترقی و ترقی اور روحانی سرسراہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نجات کا رازیں کو منتخب کیا۔ تاہم ان وقت اور ساتھ و حکمت کا وہ پیغام معاشرہ انسانی اور تمدن کو صحیح طور پر قائم کرنے کے لئے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے عرب کے صحرا سے بلند ہوا تھا۔ آج پھر اس کا سوا گتہ کرتے ہوئے دنیا کو تباہی و دیباہی سے بچا جا سکے۔

یہ پیغام خالق و مخلوق کے رشتہ کو مضبوط اور استوار کرنے کا پیغام ہے۔ یہ پیغام حقیقی صورت خالق کے ہندو کو اجاگر کر کے بنی آدم ان کے لئے بہترین ہمدردی کا پیغام ہے۔ تاہم دنیا کے لئے نافع وجود ہیں۔

یہ ہی پیغام ہے جو فلسفیت اذمواد ہوس کی آگ کو ہلا کر انسانی قلوب کو خدا کے نور سے روشن کر رہا ہے۔ اور جس پر جمل کر ایک دوسرے کے لئے جدید فلسفہ باقی و ایجاد کو فروغ ملتا ہے۔ اور جو لاکھ لاکھ انسان اپنے اندر خدا کے فضل کو جذبہ کر کے عقیدہ حیات کو پاتا ہے۔

جب سے دنیا معرض وجود میں آئی ہے۔ ہمیشہ اپنی پیغام ہی دنیا کی مہمیت اور راہ نمائی۔ کا موجب بنا رہا ہے۔ یہی پیغام حضرت ابراہیم لائے۔ اسی پیغام کی حضرت موسیٰ نے تشریح کی۔ اسی پیغام کو حضرت داؤد نے بھی اور حضرت کریم علیہ السلام نے پیش کیا۔ دنیا بھر

بار بار کھوئے رہے۔ اور ہمارے خالق و مالک کے متواتر ایجابی اور خیرامردوں کے ذریعہ سے زمانے اور حالات کے تغیرات کے مطابق دنیا والوں کو بھلا لانا سیکھنا پڑا۔ کہ انہیں اس کے بندہ سے اپنے خالق کے قرب اور آستانے سے دور رہنا پڑا۔

بالاخر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دنیا کی ستمنا راہی اور سر بلندی کے لئے ایک کامل نمونہ لکھا اور قرآن کی صورت میں نازل فرمایا۔ جس میں ہر نسل کے ہر قسم کی ضروریات کا اصولی حل لکھا گیا۔ تاکہ ان ہدایات پر عمل پیرا ہو کر سچی اور انسان ایک اصلاح دار معاشرہ کے تحت اپنی تمدنی و اقتصادی معاشرتی اور جمہوریت کی ضروریات کو سمجھ کر اپنے مفید حیات کو گزار سکیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں طریقت اسلامی کی پابندی اور معاشرہ دینی کے ذریعہ سے عرب کی مشرک اور جاہل زمین اقوام سے جن قدر ترقی حاصل کی۔ تاریخ و علم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

اس زمانہ کے رفیق اور حضرت

سید محمد علیہ السلام

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں نے اپنی بیعت سے اپنی فاضل کی روایات کو فراموش کر لیا۔ اسے عقیدہ کو قبول کر لیا۔ اور اپنے مذکورہ عمل کی بے راہ روی کے باعث مصائب و حادثات کا شکار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت پر رحم فرمایا کہ بے خودی کے مطابق نادانی کی مقدس سستی میں حضرت سید محمد و علیہ السلام کو اجاگر کر کے اپنے لئے مبعوث فرمایا۔ دنیا ایک بار پھر زندہ و خلد کے وجود کو محسوس کر کے اس کے حضور سے حصہ پا سکے۔ اور اسلامی تمدن اور معاشرہ کے وہ پہلو ہیں جو انہوں نے دنیا پر فاش کیا۔ ان کا علاج ممکن ہو سکے۔ آپ نے ہمیں اسلامی اصولوں کی توحید اور افضلیت کو دلالت دیا۔ اور ہمیں کے ساتھ محبت کیا۔ اور اسلام کے روشن چہرہ سے ہمارے پیدا شدہ ریم دورہ کے گرد و خیر کو دھڑک کر کے اسام کو اندرونی ذہنی و جسمی طور سے محفوظ فرمایا۔

آپ نے فرمایا صحیح اسلامی عقائد کو عملی طور پر اپنانے کے لئے تقاضا کیا۔ اور قرآن ہانی کی روح کی فرزند سے ہیں کے بغیر کبھی حق نہیں جاوے گا۔ اور ہر ذہنی و دینی کا وسیع بین الاقوامی مومنانوں کے لئے راہ نمائی ہے۔ اور ہمیں بھی صحیح من اور خوش حالی کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔

آپ نے فرمایا کہ ہم اپنے عقائد و اعمال کو ذرا بہین الممانت و ممانت کے صحیح معیار کو مدنظر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم اپنے حقوق سے منہ پھرنے والے ہوں تو

سیخ موعود نے خزانہ پر قبضہ نہ کیا۔ آخر میں صدر ہائے قوم مولانا شمس محمد صاحب اپنی نے تقریر کی۔ آپ نے حضرت انبیاء کے علوم پر تقریر کی۔ منوع قرآنی آیات کی تلاوت کی۔ قریشی ہی اور دیگر دنیا کا فلسفہ بیان کیا۔ آپ کی تقریر میں بہت قدر لگائی۔

ادھر مگر کے بعد مسیحا پر دو گرام لکھو اور لکھو لکھا۔ یہاں چند اور پیشتر ایک معزز شخص مولانا عبدالکریم صاحب نے اجازت قبول کی ہے۔ ان کا اپنا برس بھی ہے۔ ان کا خواہش تھی کہ پانچویں میں بھی جلسہ ہو۔ یہ یاد دیکر کے جلسہ میں بھی مشرک ہوئے تھے اور وہاں کا مہیا بھی دیکھنے کے بعد اور بھی بے حساب سے مونس تھے۔ جناب کو ہم لوگ ای کار میں دیو درگ سے روانہ کرنے سے روکنا ہوئے۔ چار سے ساٹھ یا دیکر کے خدام ایسے مختیار یعنی لاؤ سپیکر اور جنرل کے ساتھ مسرت تھے۔

پانچویں کو عبدالکریم صاحب نے ہم درگ کی استقبال کیا اور چار سے آرام دہ کامیاب شہیل رکھا۔ مولانا عبدالکریم صاحب نے انفضل خود ہم اور دیگر مشرک کا ایک مضمون بھی دو روزہ کی صورت میں چھاپ کے رکھا تھا جس کا عنوان ہے "برصاوت ہی دنیا کو تباہی سے بچا سکتی ہے۔"

مذکورہ عبدالکریم صاحب نے ایک معزز بھائی احمدی کا کیونکر حاصل کر لیا تھا۔ جو بازار میں ایک جسٹس سے ملے۔ جس نے اس بھائی کا انتخاب بہت موزوں دیکھا۔ فقہاء عداوت کے لئے ناچکر کے ایک ہر دو روزہ درگم کار کی مشہوری سوانحی شیڈی مولانا کو منتخب کیا گیا۔ انہوں نے خوشی سے یہ وعدہ داری کر لیا۔ ہاں جو اس علاقہ کا صدر مقام ہے۔ اور وہاں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ منعقد ہو رہا تھا۔ اس جلسہ کو ان کا شہرہ کا شہرہ دست پورا مشن تھی کہ یہ جلسہ کامیاب ہو۔

برصاوت کے وہیہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تقریر مولانا شیڈی مولانا صاحب نے عداوت کے لواحقین کے مراسم دینے۔ جلسہ بہت سست مولانا ہندو مرد اور مولانا محمد شریک پور میں ہوا۔ مولانا دست بھڑکان کیم دنظہ کے بعد سبیل تقریر پر مولانا شریف احمد صاحب اپنی آئی مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں اسلامی مہر اور اسلام میں اقوام عالم کے ہونا کا اعتراف اسلام کی امن دوستی دینوں پر دلائل اور واقعات سے روشنی ڈالی اور اس میں اس تقریر سے کافی فائدہ ہوئے۔ یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

اس کے بعد مولانا غنیمت نے تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا غنیمت نے تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا غنیمت نے تقریر کی۔ اس کے بعد مولانا غنیمت نے تقریر کی۔

کے تیسرا مکتبہ غزالی منقہ صد میں ہے اس ضمن میں وہ اعجاز کا ذکر کیا۔ مصائب اسلام کا اعلان اور اقوام عالم کے درمیان دوستی و محبت کا بیجام۔ عداوت اسلام کے ضمن میں من سے موعودہ ایجادات اور قرآنی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اور اقوام عالم کے درمیان اخف و دعوت کے سلسلہ میں قرآن پاک کی وہ آیات تلاوت کیں جن کا نعتیہ انبیاء کے علوم سے تعلق ہے۔ غلط فہمی کے باعث برصاوت پر وجہ اور دلنشین انداز میں ہوئی۔ سارے واقعات بہت اچھا اثر سے کر کے۔ خدو ملنا سوا ہی اور وہ سست مولانا حضرت افراقت نور پور تھے۔

اس جلسہ کے آغاز سے پہلے ارکان خدو اور اجاب ناچکر سے خدو ایسے جو غلط تھی وہ دعوات قبول ہو چکی تھی۔ اور جلسہ حیرت انگیز کامیابی اور محبت کا شہرہ بنا کر ان افراد پیدا کر کے ختم ہو چکا تھا۔ ناچکر نے یہ جلسہ خدو کے بعد مولانا عبدالکریم صاحب کے شکر سے لکھی عداوت احمدیت کا اعتراف کیا۔ احمدیاب دعا فرمائیں کہ مولانا عبدالکریم صاحب نے قبول احمدیت کی توفیق سے ہماری غلط فہمی ختم ہو جائے۔

اس کے بعد دیو درگ کا پروگرام تھا۔ مکتبہ علیہ مولانا صاحب کی ایسی کار اور یاد دیکر کے انہیں زندہ دل خوشی ملا۔ اور پورے خدام کے ساتھ دیو درگ کے لئے معائنہ ہوئے۔ اجاب پر درگ سے نہایت اخلاص و محبت سے استقبال کیا اور اس وقت کا اعلان دیکھا اور حجاب کی خبر پر مقدم کیا۔

اس کے بعد مولانا صاحب کو دعا دی اور دعا پڑھی۔ مولانا صاحب نے یہاں بھی لاؤ سپیکر کے پیش کرنے میں اپنی جتنی وہاں کی طاقت دیا۔ سوت تقریر آں پاک دنظہ کے بعد مولانا صاحب کی تقریر ہوئی۔ میری اس تقریر کا عنوان "موجودہ زمانہ اور اسلام" تھا۔ جس سے اس تقریر میں قرآن پاک اور دیگر سبب انشاء علیہ کے پیش گوئیوں سے عداوت اسلام پر روشنی ڈالی۔ اس میں بہت سی اجسادات اور بہت سے سائنس دان کا ذکر کیا گیا۔ میرے بعد مولانا شریف احمد صاحب اپنی تقریر فرمائی۔ آپ نے عداوت کی سوسائٹی کا اسلامی سوسائٹی سے تمیز کیا۔ اور یہ ثابت کیا کہ اس وقت دریں عالم غیر محسوس طور پر اپنی سوسائٹی کی تعمیر اسلامی تعلیمات پر کر رہی ہے۔

یہ دونوں تقریریں دردت لانا کے مطابق تھیں۔ بہت توجہ سے سنیں اور غلط فہمی جانے دیو درگ میں مکتبہ مولانا غنیمت صاحب نے۔

کی سہارا انٹ پرسی اور چھوٹے کی بنیاد سے بہت نصیباً غمناک اور کام کی سخت ہے اور اس کے لئے خاص انتظام اور فکری ضروری ہے۔ پس آپ ایسے کو حقیر سمجھیں۔ بلکہ اپنی اور اس وقت کی شدت کو فوجیت کو چھپائیں۔ اگر آپ آئندہ زندگی کی مسیحا کو صحیح لائیں اور استناد کریں گے اور پھر اسے منسوب ہے مغرب دکھتے چلے جائیں گے تو پھر یاد کریں یہ مسیحا ایک طرف زمین کے پاتوں تک اور دوسری طرف آسمان کی فیر خدو نہیں ہوں۔ تک جا سکتے ہیں۔ یہ مسیحا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

خبر بے شکہ اللہ مثلہ علیہ طیبہ کثرتہ جلیہ اصلہا انابت و مخرجہا ذی السحار توفیقہ علیہا کل حیلین باذن ربہا۔ یعنی نیک بات کی مثال اچھے دھت کی مانند ہے جس کی جڑیں تو زمین میں گڑھی ہوئی ہیں لیکن اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ اور وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے تازہ بہ تازہ پھل دینا بہت سہل ہے۔ پس آپ چاہیں تو

نہ سیرت النبی صلعم کے موضوع پر تقریر کی۔ دیو درگ انکس کی چھ مہینے شکر یہ حجاب مختلف یاد دیکر کی چھ مہینے کہ سنا ہی نہیں یعنی یاد دیکر ان چھ مہینوں کا مسدود مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یاد دیکر حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقع ہوئے اور ان کے درون اور جملہ چیزیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب کے وجود سے جس طرح توڑا ہے۔ وہ قابل عداوت ہے۔ اس جگہ تو درشت نامی اور قرابت نعمت کے طور پر یہ کہہ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ سلسلہ کے ان دونوں بزرگوں اور اس کے ہی مکتبہ مولانا صاحب دیکھیں۔ نئے جماعت کی جس اچھے بچے پر زمین کی ہے وہ بہت سی دوسری باتوں کے لئے اسے چند نئے۔ دیو درگ مکتبہ مولانا صاحب کا کار۔ لاؤ سپیکر اور دیگر اجاد اور مولانا احمدیہ یاد دیکر کے مکتبہ مولانا صاحب ان اجادوں کے ساتھ ہے۔ خدام یاد دیکر کے ان اجادوں نے جیسی ذہنی شناسی اور مشن کی کی فوجت فرمایا ہے۔ وہ بھی سختی تو فرمیں ہے۔ اور ہم لوگ انہیں اس توفیق فریب مبارکباد دیتے ہیں۔ دیو درگ کے بعد مسیحا اور خدو اور آباؤ دکن کے لئے درازا۔ بنیادی کار و کام ختم ہو گیا ہے اور آج ہم لوگ خدو آباؤ کے مکتبہ اور چند کوشش کی طرف بارے ہیں۔ انشا اللہ تعالیٰ غلام کی پرست دوسری خط میں پیش کی جا سکی۔

کالچون کے طلباء سے تیرہ ماہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بکرمہ آپ کی مشائخ آسمان میں جہاد فرشتوں سے باج کر کے تھی اور اسی طرح آپ دنیا میں اسے کارا مولوں سے تازہ کر کے فرشتوں سے تازہ کر کے۔

تحقیقی علم کا سرچشمہ اسی ضمن میں حضور نے طلباء کو قہروں اولیٰ کے مسلمانوں کے کاروانوں کو پیش دیکھنے اور ان کی تباہی کر دہ روایات کو گٹے بڑھا۔ لکھنے اور جوہر جاتی اور منہ دیکھنا کہ تاج عمل تو ایک جھانکتا ہے۔ دنیا کے کوئے کوئے نے لوگ اسے دیکھنے آئے ہیں۔ انہی ان لائوں پر کام کر کے آئندہ زندگی کی سہارا بنائیں گے۔ تو آپ کے ذریعہ عقل و شعور اور عقل دیکر اور کی جھانکتا ہے۔ تیرہ روزہ۔ وہ تاج عمل سے بہت زیادہ بلند ہے۔ وہ لاا شیعہ انٹرنیشنل جو جس آتش فشاں سے لوگ تاج عمل کو دیکھتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ دھوش اور اعلان کے ساتھ وہ آپ کے پاس آئیں گے اور بہت زیادہ تعداد میں آئیں گے۔ اصل حجاب یہ ہے کہ آپ لوگ اسلام کے بتا سکتے ہوئے طریق پر مشتمل کریں۔ آپ اسلام سیکھیں۔ خاصاً تعالیٰ سے توفیق حاصل کریں۔ اور پھر اس کے خطا کو وہ علم کی مدد سے وہیہ کے استناد دیکھیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے انسان کا عقلی اور قلبی اور روحانی اور جسمانی اور انسانی اور کون مسلم خطا کرتا ہے۔ جس کے آگے دینی ذرائع سے حاصل ہونے والا علم کو کمی نیست نہیں رکھتا۔ جس کو فدا کرنے علم کی دولت سے مالاناکا کرے۔ وہ مرتجع مفلکتہ میں جہاں ہے۔ اور دنیا اس کی طرف کھینچنے لگی ہے۔

اس ضمن میں حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح کے طور پر اپنے بعض واقعات بیان کیے۔ اور بتایا کہ مسلم کا حقیقی سرچشمہ مولانا کی ذات ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پس ہماری کتنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اسلام سیکھیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کریں اور دنیا کے استناد نہیں۔ بعد ازاں حضور نے تمام جلسہ کو شرف و معارف بخشا۔

الفصل مولانا روزی شہ

اجہ بیگ اعلیٰ معالجہ میں دیگر کتاب کے علاوہ مرزا سلطان احمد صاحب۔ ان کی اولاد تائی صاحبہ۔ اور امیر مرزا افضل احمد صاحب سے مشہور یہ مخالفت کی تھی۔ ۱۹۰۹ء کے اشتہار میں حضور نے اعلان کیا کہ اگر مرزا سلطان احمد صاحب نے یہ رویہ ترک نہ کیا تو ان سے قطعاً حق کر دیا گیا۔ انہوں نے یہ رویہ ترک نہیں کیا۔ اور چاہے کہ وہ اس اسلام پر قسم لیا اور کافر ہو جاتا۔ اس طرح اپنے خدا کا حق توڑ دیا اور میرا جی اسلئے اب ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی بظہری کے خلاف ہے اور تبلیغ رسالت جلد سے جلد ص ۱۱۱ مرزا سلطان احمد صاحب اپنے رویہ پر قائم رہے۔ محمدی بیگ تائی صاحب کی بیٹی تھیں۔ تائی صاحبہ کی بیٹی اہلیت مرزا مرزا مرزا کو حضرت احمد صاحب پر اثر ڈالنے سے کھول لی تھی۔ حضور نے فرمایا۔

۲۰۔ مرزا مرزا میں نے دیکھا کہ سلطان احمد کی تالی مستحکم شریعت دینی ایک مکان سے جو سکھوں کے دوسرے حصہ سے ہے میرے پاس آئی اور دینی کارا راہ کھنی سے اور نکلی ہو میری طرف ایک سرخا ہوا سیاہ رنگ کا تھام میں نے اپنی مفید سولی سے اس کو روک دیا۔ بعد اس کے میں نے اس کو کہا کہ اگر میں نفسانی آدمی ہوں تو تم مجھے نہ مار سکتے ہو۔ لیکن اگر میں نفسانی آدمی نہیں تو تم مجھے نہ نہیں مار سکتے؟

۲۱۔ بعد اس کے میرے بیٹے کوئی شہت میرے ایک بیٹے کی طرف سے بظہری حکایت عن اقریب ہے یہ الہام متنا سے تھی یا تو نہیں کوئی دوسرا اندوڑ لیا یا رادی۔

۲۲۔ بعد اس کے میرے بیٹے کوئی شہت میرے ایک بیٹے کی طرف سے بظہری حکایت عن اقریب ہے یہ الہام متنا سے تھی یا تو نہیں کوئی دوسرا اندوڑ لیا یا رادی۔

اللہ کے لئے فروری ۱۹۰۶ء میں آپ کے بڑے فرزند مرزا ابو احمد صاحب رحمان ناظر اسلئے لکھا کہ کوسبوں احمدیت کی توفیق عطا کی ہے یہ سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس کی خبر سے دی تھی۔ حضور نے فرماتے ہیں کہ۔

۲۰۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے دکھا گیا کہ ایک دیوانے کے جس کلام میں ہے اور اس کے پیچھے کے نام کے مرزا سلطان احمد صاحب نے وہ لڑکا جو کہ میرے پاس لایا اور میرے سامنے بٹھایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ ایک بیٹا سا لڑکا لگے دیکھ کاہنے۔

۲۱۔ بعد اس کے میرے بیٹے کوئی شہت میرے ایک بیٹے کی طرف سے بظہری حکایت عن اقریب ہے یہ الہام متنا سے تھی یا تو نہیں کوئی دوسرا اندوڑ لیا یا رادی۔

۲۲۔ بعد اس کے میرے بیٹے کوئی شہت میرے ایک بیٹے کی طرف سے بظہری حکایت عن اقریب ہے یہ الہام متنا سے تھی یا تو نہیں کوئی دوسرا اندوڑ لیا یا رادی۔

حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے دن دوئی اور رات چوگنی ترقی دی تھی جھنوکہ اور اوپر ایک سو آپ سے وابستہ ہونا لکھا۔ ترقی ترقی ترقی پارہ عقاب۔ مرزا سلطان احمد صاحب کی اولاد اور مرزا ناظر احمد صاحب کی بڑائی احمدیت کے ساتھ رایت کی بنیاد تھی۔ اس خیال کی تشکیل ہوئی تھی کہ معاذ اللہ حضرت اقدس صاحب کا زمانہ تو میرے گھر سے تھے وغیرہ۔ اسی وجہ سے تائی صاحبہ اس وقت تک کسی فریب سے تہل احمدیت میں ہی حضرت ام المؤمنینؑ کے واسطے حضرت خاندان کے ساتھ قربت میں آ رہے ہیں آئی تھیں۔ تائی صاحبہ کے متعلق وہی دعویٰ ہے تائی صاحبہ کہ حضرت اقدس کو لکھا تھی آئی تھی میں اور فق کرنا چاہتی تھی۔ اس کے سوا اور سال بعد آپ کے متنبی مرزا سلطان احمد صاحب کے بڑے صاحب زادہ مرزا ابو احمد صاحب نے بیعت کر کے ان کے خیالات پر کاربھی حرب لگادی تھی۔ گو حضرت سید محمد امین صاحب کے تعریف سے اسے لکھا گیا تھی کہ زندگی میں بے نیاز ہو سکے اور اس وجہ سے شدید بلا مستحق نہ ہو اور وقت گزارنا نہیں ان کی وفات کے بعد میں عمل اپنی بھاری بھاری صاحبہ کی دلاری کے مد نظر حضور نے ان کی یہ بات مان لی تھی کہ وہ مرزا سلطان احمد کو تھیں بنائیں اور حضرت اقدس نے نصرت فرمائی۔

۲۰۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے دکھا گیا کہ ایک دیوانے کے جس کلام میں ہے اور اس کے پیچھے کے نام کے مرزا سلطان احمد صاحب نے وہ لڑکا جو کہ میرے پاس لایا اور میرے سامنے بٹھایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ ایک بیٹا سا لڑکا لگے دیکھ کاہنے۔

۲۱۔ بعد اس کے میرے بیٹے کوئی شہت میرے ایک بیٹے کی طرف سے بظہری حکایت عن اقریب ہے یہ الہام متنا سے تھی یا تو نہیں کوئی دوسرا اندوڑ لیا یا رادی۔

۲۲۔ بعد اس کے میرے بیٹے کوئی شہت میرے ایک بیٹے کی طرف سے بظہری حکایت عن اقریب ہے یہ الہام متنا سے تھی یا تو نہیں کوئی دوسرا اندوڑ لیا یا رادی۔

سے فرمایا "تو آج میں لادری ہو جوں ابھا ہوا تائی آئی" جاری سمجھ میں اس کے معنی اور مطلب نہیں آیا۔ ہمارے کوئی تائی نہیں۔ نہ حقیقی نہ منشاہدہ کی۔ ہم اس خیال میں تھے کہ پھر الہام ہوا۔

۲۰۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے دکھا گیا کہ ایک دیوانے کے جس کلام میں ہے اور اس کے پیچھے کے نام کے مرزا سلطان احمد صاحب نے وہ لڑکا جو کہ میرے پاس لایا اور میرے سامنے بٹھایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ ایک بیٹا سا لڑکا لگے دیکھ کاہنے۔

۲۱۔ بعد اس کے میرے بیٹے کوئی شہت میرے ایک بیٹے کی طرف سے بظہری حکایت عن اقریب ہے یہ الہام متنا سے تھی یا تو نہیں کوئی دوسرا اندوڑ لیا یا رادی۔

۲۲۔ بعد اس کے میرے بیٹے کوئی شہت میرے ایک بیٹے کی طرف سے بظہری حکایت عن اقریب ہے یہ الہام متنا سے تھی یا تو نہیں کوئی دوسرا اندوڑ لیا یا رادی۔

پیشگوئیِ دربارہٴ مصلح موعود اور اس کا ظہور

اسے فخرِ نسلِ قرب تو معلوم شد دیبا آمدہٴ نراہِ دورِ آمدہٴ

(۱) بجز صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے ایسے کے متعلق خاص طور پر مشاہدہ کر کے اور صاحبِ احوال ہونے کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے زبانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "شکلوۃ مجتہباتی" مشکاف باب نزول جیسے ہی مرمم اگر کبھی موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "کریس موعود کا مردانِ سادقت سے تعلق مادوی ہوگا کیونکہ یحییٰ موعود کا تعلق جس سے وہ صواب "بیولد لہ" کے موافق صالح اور نیک اولاد پیدا ہوگا۔ اور طیب فائز نام سے چلے گا اور وہ خاندانِ سادقت ہے۔"

(۲) دارالبعین ذک ۳۳۸ ماضیہ اسی طرح حضرت الامام المعظوظ المہدی علیہ السلام نے عقیقت کو پیشگوئی فرمادہ جس میں الحارث الکلبی اللخجی اور جبرائیل البرونی المتوفی ۱۳۱۱ھ مطبوعہ مومس میں یحییٰ موعود کے زمانہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ "محمد و سید ظہر الجہا لہذا و علیہ السلام یولدون" یعنی اس کے بعد موعود نام لکھا ایک اولاد الووم شاعر ظاہر ہوگا جو بیرونِ ارضی اور جنگ کے بزرگ مافی طور میں ملک شام کا مالک ہو جائے گا۔

(۳) اسی طرح طالعود میں یحییٰ موعود کے متعلق پیشگوئی درج ہے کہ "It is also said that he (the messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grand son."

یعنی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یحییٰ موعود اپنی آمد مافی میں فوت ہوگا، اس میں کا بیٹا اور پوتا اس کی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔ رطالووداتی جوزف بائی کے باب بیچم تک مطبوعہ لندن ۱۸۸۴ء

کی گولٹو کی یاد آ کر گئے اسے اموال کی پاکیزہ کریں اور موافقہ سے چکیں۔

(۱) حضرت نعمت اللہ نے آنے والے ایسے کا نام بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ا.ح.م۔ دان مے خوانم نام آں نامدار مے بیتم کر کشنی طور پر محمد کو بتایا گیا ہے کہ آنے والے ایسے کا نام احمد ہوگا۔ اس منظر کا کلام آج کے چل کر آپ فرماتے ہیں کہ دو بار اوچن شود تمام دیکام پیرشش یادگار مے بیتم یعنی جب یحییٰ موعود کا دور پورا ہو جائے گا تو یحییٰ موعود کا دور دیکھنا ہوں گا اس کا بیٹا اس کی یادگار ہوگا۔

یہاں حضرت ابراہیم کی پیشگوئی کے تحت حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خاص شادی خاندانِ سادقت میں حضرت ام المؤمنین حضرت جہاں بیگم سے ہوئی اور آپ کے ہاں نیک و پاک اولاد بھی پیدا ہوئی جن میں سے حسن و احسان آپ کا نظیرہ پیش بھی پیدا ہوا جس کا نام نامی واسم گرامی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہے۔ متذکرنا اللہ بظولِ حیلقتہ جو اس آج کا حقیقی جانشین ہے اور اکتاف عالم میں اسلام کو پھیلائے ہیں روزِ مذہب کو شان سے جوئی نسبت حضرت یحییٰ موعود کے مشہور ۱۰ فروری ۱۸۵۸ء میں پیشگوئی کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ۔

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکرہ و عظیمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے کسی نفع اور توجہ الحوق کی برکت سے بہتوں کو ہماریوں سے صاف کرے گا وہ فخریہ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و فیضی نے اسے کلمہ تمیز سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فریب ہوگا اور دل کا عظیم اور صلہ ظاہری و باطنی سے بڑا کیا جائے گا۔ فرزند دہلند گرامی اور چند مظہر لختی اللہ لکھنات اللہ نزل من السماء جس کا زول بہت ہمارا کہ ازہ جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ فرزند ہا سے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس

یہ اپنی روحِ فیالمیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد ظہور سے گا اور امیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور تو میں اس سے برکت پائیں گی۔"

چٹا پھر مندرجہ بالا پیشگوئیوں کے ناقت حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صلیقتہ اربع الثانی "المصلح الموعود" ہیں اور ان تمام صفات سے متصف ہیں جو مندرجہ بالا پیشگوئیوں میں درج کیے گئے ہیں یعنی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا وہ ختم نبی اور جھوٹی عمر میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں جماعت کی بگ ڈور دی۔ جبکہ عمرین خلافت یہ کہہ کر فراقی اٹھا رہے تھے کہ ایک نئے کے ہاتھ میں عثمان خلافت کے کرم جماعت کو باہر کیا جا رہا ہے گران دنیا داروں کو کیا ہے کہ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ "کبچ رہے ہیں جو چھوٹے گئے اور کئی چھوٹے ہیں جو بڑے گئے جا رہے ہیں۔"

یہ بڑے کہلاتے داروں کی حقیقت کھل جائے گی جیسا کہ اس بات پر زمین گواہ ہے اور آسمان شہاد ہے کہ چھوٹے ہیں جو بڑے کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اس میں خلیفہ اور مصلح موعود موم نظر فرمائے۔ آج۔ خاک رسید محمد موعود

کو کس طرح دنیا کے کناروں تک شہرت دیا آج دنیا کو کئی خطہ نہیں جہاں احمدیت کا بیجا (المصلح الموعود کے ذریعہ نہ پہنی ہو حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ احمدیہ کو ترقی دے کر اکتاف عالم میں پھیلا دیا۔ اور آپ کی زبان مبارک سے سننے سے مخالف و حقان بیان کر کے ان کا ہنگاموں کا پورا پورا مصداق آپ کو ثابت کرنا یا اس بات کی تصدیق نہ کرنا صرف آپ کے عیضات خطبات اور تقاریر کو دیکھ کر مستمم ہے اور وہ صدر راجن احمدی جس کے تحت ان میں ہفت چھٹا نے چھے آج خدا کے فضل سے اس کا اسلاہ نہ بچت ہی لکھ کا بننا ہے جو شہرت اسلام کے کام میں لگ رہا ہے اس سے غیر حاکم میں تبلیغ ہو رہی ہے نئے نئے مراکز کھل رہے ہیں مسجد تیار ہو رہی ہیں اور سلیقین بیرون جات میں بھی جارہے ہیں اور اللہ تم احمدیہ اللہم زد فرود۔

ان تمام امور پر نظر غامض ڈالنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ "بیولد لہ" کی پیشگوئی کو معمولی پیشگوئی نہ منقہ بلکہ اس میں بہت بڑا ارادہ عقیقی تھا جس کی عقیقہ صلیب کو مختلف بزرگوں نے اور حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے کھینچ کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مصلح موعود کے قدموں میں خدمت دین کی طرح جڑ کر رہیں گے اور حضرت روحت و تدبر دین کی کام کرنے والی ہونے پر ہم

خادم سلم علیہ السلام میں نزل ہو جائے یا نہیں یہاں

موصی اہباب کے لئے لمحہ فکریہ

رحمہ جانا دو اپنی زندگی میں اور اگر نایابہ تو ابک باعث

سیدنا حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ "انظام و عیضت یومین غلصین جمعت کو شان ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ان میں طرح حصہ آمدگی اور اس کی ضرورت اور لازمی ہے۔ اسی طرح ان کے لئے حصہ جانا دو سمجھا وصیت کے مطابق اپنی زندگی میں اور اگر نافروری ہوتا ہے۔

اکثر موصی اہباب اس خیال سے کہ اس کی ادائیگی و قات کے بعد ہوگا۔ اپنی زندگی میں اس اہم فرمودہ اور یعنی حصہ جانا دو کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ جو حصہ جانا دو انسان اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی میں اور کر کے اپنے فریق سے سبک دہن ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ اور بہتر ثواب کا سزا سننے ہوگا اور ادائیگی کرنے والے کے لئے قلب میں ریشا خست پیدا ہوگی۔ کس نے اپنی ایک بڑی اور اہم ذمہ داری کو اپنی زندگی میں پورا کر لیا ہے۔

یہ جماعت کے موصی وہ ستروں کو حصہ دینا باقی ماندگی کے علاوہ حصہ جانا دو کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینا چاہیے۔ تاہم اپنی زندگی میں اس غرض کو احاکر کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عاشرت میں سکیں۔

امیر ہے کہ جماعتوں کے عہد سے دارالہی اس اہم ذمہ داری کی طرف موصی صا جان کو توجہ دلاتے رہیں گے۔ (نظر صیبت المال کا دیان)

اختیار و حکم دینا بقدرت خداوندی۔ - تاہم ان ۱۴ فروری۔ آج صبح آٹھ بجے گاڑی محمد علی شاہہ مرزا احمدیہ صاحبہ کو پیر پور سے چنڈوڑ کے لئے پاکستان لشکر میں گئے۔ آپ نے اپنی اولاد و عیال میں نصابی رتبہ میں ہی تقسیم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سب کو فریبت ظاہر کر لیا ہے اور سفر میں آپ کا ہر طرح حافظہ دماغ پر۔ آجی

